رسول اللہ ﷺ کے دانتوں کے
مُبارک تذکرے پر مُشتمل مُنفرد اوّلین تالیف

دندانِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ڈاکٹر حافظ عثمان احمد
ادارہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور

دار المصادر پبلی کیشنز
DAR-UL-MASAADIR PUBLICATIONS

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق بہ حق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب: داندنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصنف: ڈاکٹر حافظ عثمان احمد
ادارہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

ڈیزائنگ: محمد صدام انور

سرورق: ذیشان عارف

ناشر: دار المصادر پبلی کیشنز

سن اشاعت: جنوری ۲۰۲۵ء

صفحات: ۱۹۲

تعداد: ۱۰۰۰

ویب سائٹ: www.darulmasaadir.com

ای میل: info@darulmasaadir.com

رابطہ نمبر: +92 333 422 66 44

ملنے کا پتہ: ۱۷۵، سکاچ کارنر، اپر مال، لاہور، پنجاب، پاکستان

دار المصادر پبلی کیشنز
DAR-UL-MASAADIR PUBLICATIONS

Scanned with CamScanner

تشبیہِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ 36
تشبیہِ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ 37
بچپن میں رضاعی بہن کو دانتوں سے کاٹنے کی روایت 41
کمر/پشت پر کاٹنے کی روایت 41
انگوٹھے پر کاٹنے کی روایت 43
چہرے پر کاٹنے کی روایت 43
بازو پر کاٹنے کی روایت 44
کندھے پر کاٹنے کی روایت 44
تطبیق 44
ترجیح 45
ضِحکِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کا دعائیہ جملہ 49
أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ 49
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حسین ہنسی 49
حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لباس کو دیکھ کر ہنسنا 50
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر خواتین کا فوراً ہٹ جانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہنسنا 51
امت کی مغفرت پر شیطان کی آہ و بکا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہنسنا 52
حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مسکرانا 53
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امت کے بعض لوگوں کی پیش گوئی فرما کر ہنسنا 55
غزوۂ احد میں آیت کے نزول پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہنسنا 56
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبسم مع الاسنان کے لیے کَشَرَ کے لفظ کی روایات 59
حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی بات پر مسکرانا 60
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بات پر مسکرانا 61

Scanned with CamScanner

ہنستے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نواجذ (داڑھیں) ظاہر ہونے کی روایات 67
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کھانے میں برکت پر خوشی سے ہنسنا 67
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک فیصلے پر ہنسنا 68
ایک اعرابی کے سوالات وطرزِ گفتگو پر ہنسنا 70
جنت میں داخل ہونے والے آخری فرد کے ذکر پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہنسنا 71
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پروں والے گھوڑے کی بات پر ہنسنا 73
اہلِ کتاب عالم کی بات پر ہنسنا 74
یہودی عالم کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہنسنا 75
واقعہ ایلاء کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہنسانا 76
ایک گناہ گار کا رحمتِ الٰہی کے باعث اپنے گناہوں کی طرف خود توجہ دلانا 77
حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی بات پر ہنسنا 78
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی مزاحیہ بات پر ہنسنا 79
صحابی کا کافر پر تیر نشانے پر مارنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہنسنا 80
ایک دوزخی فرد کی بخشش کے لیے بار بار مطالبے کی روایت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہنسنا 81
قحط میں بارش کی دعا اور قبولیت پر ہنسنا 83
حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی اجتہادی خطا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہنسنا 85
واقعہ افک میں سیدہ عائشہ کی برأت میں قرآن کا نزول اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہنسنا ... 87
صحابہ کا بارش کے تھمنے کی دعا کروانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہنسنا 88
ایک سریہ کے امیر صحابی کی بات پر ہنسنا 91
امِ ایمن کے اظہارِ محبت کا ایک طریق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہنسنا 92
مدحِ صدیق اکبر میں حسان بن ثابت کے اشعار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہنسنا 94
اللہ تعالیٰ کے ساتھ مناظرہ کرنے کی جرأت کرنے والے پر ہنسنا 95

Scanned with CamScanner

اسنانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور احادیث میں ان کے ناموں کا تذکرہ

عربی زبان میں تمام دانتوں کے علیحدہ اور مستقل نام ہیں۔ احادیث میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک دانتوں کا تذکرہ ان کے ناموں کے ساتھ نقل ہوا ہے۔ ذیل میں ان احادیث کا انتخاب پیش کیا جاتا ہے۔

اسنانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دانتوں کے ناموں سے پہلے یہ ذکر کیا جاتا ہے کہ بعض احادیث میں بغیر دانتوں کا نام لیے مطلق دانتوں کا ذکر ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكْتُ، قَالَ: وَيْحَكَ مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ: مَا أَجِدُهَا، قَالَ: صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ: فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ: مَا أَجِدُ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ، قَالَ: خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَعَلَى غَيْرِ أَهْلِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَيْنَ طُنُبَيِ الْمَدِينَةِ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ أَحْوَجُ مِنِّي، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Scanned with CamScanner

بائیں اوپر نیچے کے دو دو دانتوں میں معمولی سا فاصلہ تھا۔

راجح یہی ہے کہ مفلج الاسنان (دانتوں میں فاصلے والا) سے مراد مفلج الثنایا (سامنے کے دانتوں میں فاصلے والا) ہے۔اس کو راجح قرار دینے کا قرینہ جہاں سیرت نگاروں کا اس کو ترجیح دینے کا عمومی رجحان ہے، وہاں یہ بھی ہے کہ عرب خواتین کے ہاں حسن و جمال بڑھانے کے لیے سامنے کے دانتوں میں مصنوعی طور پر فاصلہ پیدا کیا جاتا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو منع فرمایا۔حدیث میں ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَوَشِّمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ ❶

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسم پر نشانات گدوانے والیوں پر، بال اکھاڑنے والیوں پر اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر لعنت کی۔''

یہاں اَلْمُتَفَلِّجَاتِ کا ذکر ہے، جو اس پر دلالت کرتا ہے کہ عربوں کے ہاں دانتوں کا حسن بڑھانے کے لیے سامنے کے دانتوں میں فاصلہ پیدا کیا جاتا تھا۔اس کی شرح میں امام ابن جوزی لکھتے ہیں:

هن اللواتی یتکلفن تفریج مَا بَین الثنایا والرباعیات بصناعة ❷

''یہ وہ عورتیں ہوتی ہیں، جو ثنایا اور رباعیات میں مصنوعی طور پر فاصلہ پیدا کرتی ہیں۔''

---

❶ ابن ابی شیبہ، ابو بکر بن ابی شیبۃ، عبد اللہ بن محمد (المتوفی:۲۳۵ھ)، مسند ابن ابی شیبۃ، تحقیق: عادل بن یوسف العزازی و احمد بن فرید المزیدی، دار الوطن، الریاض، طبع: اوّل، (۱۹۹۷ء) ج:۱،ص:۱۹۰، رقم الحدیث:۲۷۹

❷ ابن الجوزی، عبد الرحمٰن بن علی، جمال الدین، ابو الفرج (المتوفی:۵۹۷ھ)، کشف المشکل من حدیث الصحیحین، تحقیق: علی حسین البواب، دار الوطن، الریاض، ج:۱، ص:۲۷۳

Scanned with CamScanner

''بادلوں سے حب کی مثل ظاہر ہوتے تھے، یعنی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنستے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دانت مبارک برف کے گالوں کی طرح ظاہر ہوتے تھے۔''

ابنِ اثیر لکھتے ہیں:

وَأَرَادَ بِحَبِّ الْغَمَامِ الْبَرَدَ ❶

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حب الغمام سے مراد برف لیا ہے۔''

دانتوں کی سفیدی اور شفافیت کے لیے برف کی تشبیہ بہت ہی خوب صورت ہے۔ پھر دانت کی ہیئت کی مشابہت بھی برف کی ڈلی سے بنتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تبسم فرماتے تو کھلکھلا کر نہیں ہنستے تھے، اس لیے آپ کی مسکراہٹ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دانت برف کی ڈلیوں کی طرح ہونٹوں کے پردوں سے دکھائی دیتے تھے۔

برف کے گالوں کی تشبیہ کی معنویت الشحاری کے نزدیک درج ذیل ہے:

والغمام: هو السحاب، وحبّه: البرد بفتحتين الذى يشبه اللؤلؤ، والمعنى أنّه يضحك ضحكا حسنا كاشفا عن مثل حبّ الغمام فی البياض والصفا والبريق واللمعان ❷

''الغمام: بادل، حب: برف، جس سے وہ تشبیہ دے رہے ہیں وہ موتی ہے اور معنیٰ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکراتے تھے تو حسین انداز میں مسکراتے تھے تو دانتوں کی مثال سفیدی، صفائی، نفاست اور چمک میں بادلوں میں برف کی سی ہوتی تھی۔''

درج بالا عبارت میں برف کی تشبیہ کو حقیقتاً اللؤلؤ یعنی موتی کے ساتھ تشبیہ قرار

❶ ابن الاثیر الجزری، المبارک بن محمد بن محمد (المتوفی: ۶۰۶ھ)، النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر، تحقیق: طاہر احمد الزاوی، محمود محمد الطناحی، المکتبۃ العلمیۃ، بیروت، (۱۳۹۹ھ) ج: ۳، ص: ۴۲۷

❷ منتھی السؤل عن وسائل الوصول الیٰ شمائل الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ج: ۱، ص: ۳۸۳

Scanned with CamScanner

بچے بھی ان کے گرد آہ وبکا کرتے ہوئے جمع ہوگئے۔عورتوں اور بچوں کو علیحدہ کرنے کے بعد یہودیوں نے پوچھا کہ کیا ہم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حکم پر اپنے قلعوں سے اتر آئیں؟ ابولبابہ نے کہا کہ ہاں اور ساتھ ہی اپنے ہاتھ گردن کی طرف ذبح کا اشارہ کیا، یعنی قتل کیے جاؤ گے۔حضرت ابولبابہ کو احساس ہوا کہ میں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خیانت کردی۔آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہیں گئے، بل کہ سیدھے مسجد نبوی گئے اور اپنے آپ کو ایک ستون سے باندھ دیا اور عہد کیا کہ جب تک اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول نہیں کرتے، میں اس ستون سے بندھا رہوں گا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جب معاملہ پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے پاس آجاتے تو میں اللہ سے ان کے لیے استغفار کرتا۔اب جو عہد کیا ہے، اس کے مطابق انتظار کرے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمالیں۔

فأنزل الله توبته على رسول الله وهو فى بيت أم سلمة قالت أم سلمة رضى الله تعالى عنها: فسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم من السحر يضحك، فقلت: مم تضحك يا رسول الله؟ أضحك الله سنك، قال: تيب على أبي لبابة فقلت: ألا أبشره بذلك يا رسول الله؟ قال: ((بلى إن شئت))، قال: فقامت على باب حجرتها وذلك قبل أن يضرب الحجاب، فقالت: يا أبا لبابة! أبشر فقد تاب الله عليك قال: فثار الناس ليطلقوه، قال: لا والله حتى يكون رسول الله هو الذى يطلقني بيده، فلما مر عليه خارجاً إلى صلاة الصبح أطلقه [1]

''اللہ نے ان کی توبہ کی قبولیت کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا اور آپ اس وقت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے۔ام سلمہ رضی اللہ عنہا

[1] ابن النجار، محمد بن محمود، محب الدین، ابوعبداللہ (المتوفی: ۶۴۳ھ)، الدرۃ الثمینۃ فی اخبار المدینۃ، تحقیق: حسین محمد علی شکری، شرکۃ دار الارقم بن ابی الارقم، ص: ۱۰۵۔۱۰۶

Scanned with CamScanner

کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صبح کے وقت ہنسی کی آواز سنی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کس چیز نے آپ کو ہنسادیا؟ اللہ آپ کے دندان مبارک کو ہنسی سے آباد رکھے۔ فرمایا: ابولبابہ کی توبہ قبول ہوگئی۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! کیا میں انھیں اس کی بشارت نہ دوں؟ فرمایا: کیوں نہیں، اگر تُو چاہے۔ کہنے لگیں: میں اپنے حجرے کے دروازے پر کھڑی ہوگئی اور یہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے، انھوں نے کہا: اے ابولبابہ! بشارت ہو، تمھاری توبہ اللہ نے قبول کرلی۔ لوگ جھپٹ پڑے کہ انھیں کھول دیں۔ انھوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں اس وقت تک آزاد نہیں ہوں گا، جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے ہاتھ سے مجھے نہ کھولیں۔ چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب صبح کی نماز کے لیے نکلے تو ان کو کھولا۔‘‘

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا امت کے بعض لوگوں کی پیش گوئی فرما کر ہنسنا

سلیمان الاعمش سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی کسی زوجہ کے پاس تشریف فرما تھے اور آپ کا سر مبارک ان کی گود میں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اچانک اونگھ آ گئی۔

ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَتَبَسَّمَ، فَقَالَتْ لَهُ: أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا الَّذِي أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ لَمْ تَحْمِلْهُنَّ النِّسَاءُ فِي أَرْحَامِهِنَّ، يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ

Scanned with CamScanner

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: طیبہ، مدینہ ہے۔ وہ اس میں اور مکہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔''

حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ کی تعبیر سے متعلق اہلِ علم کے مواقف

''داڑھیں نظر آنے لگیں'' کے الفاظ سے متعلق اہلِ علم کے تین مواقف ہیں۔

(یہاں اوّل، دوم، سوم لکھنا محض تعداد کے لیے ہے، نہ کہ مواقف کی یہ زمانی ترتیب ہے کہ پہلے یہ موقف یہ تھا، پھر دوسرا شروع ہوا)

موقفِ اوّل: اس سے مراد حقیقی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داڑھیں نظر آنا نہیں ہے بل کہ

أَنْ يُرَادَ الْمُبَالَغَةُ فِي الضَّحِكِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُوصَفَ بِإِبْدَاءِ نَوَاجِذِهِ حَقِيقَةً [1]

''اس سے مراد ہنسنے میں مبالغہ ہے، بہ جائے اس کے کہ یہ بیان کرنا مقصود ہو کہ حقیقتاً داڑھیں نظر آئیں۔''

یہ موقف درج ذیل وجوہ سے راجح نہیں:

① حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اوپر پیش کی گئی، اس میں واضح ہے کہ وہ کہہ رہی ہیں حَتّٰی أَنِّي لَأَنْظُرُ إِلٰى نَوَاجِذِهٖ یعنی میں اب بھی گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داڑھیں دیکھ رہی ہوں۔ یہ جملہ داڑھوں کے حقیقی طور پر نظر آنے پر دلالت کرتا ہے۔

② زیادہ ہنسی میں داڑھیں نظر آنا کوئی ایسی بات نہیں کہ اس کا حقیقت مراد لینا ممکن نہ ہو۔ حقیقت مراد لینا ممکن و سہل ہونے کے باوجود مجاز مراد لینا خلافِ اصول ہے۔

---

[1] ملا علی القاری، علی بن سلطان محمد (المتوفی: ۱۰۱۴ھ)، جمع الوسائل فی شرح الشمائل، المطبعۃ الاشرفیۃ، مصر، (س ن) ج:۲،ص:۲۰

وقاص نے میرے چہرے کو زخمی کر دیا اور اس نے میرے رباعی دانت کو توڑا، اس پتھر سے جو اس نے مجھے مارا۔ میں نے عرض کی: میں نے ایک چیخنے والے کی پکار سنی، جو پہاڑ پر چیخ رہا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قتل کر دیے گئے۔ میں آپ کے پاس چلا آیا اور میری روح تو نکلنے والی تھی۔ میں نے پوچھا: عتبہ کس طرف کو گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرف اشارہ فرمایا، جدھر وہ گیا تھا۔ میں چل دیا، یہاں تک کہ میں اس پر غالب آ گیا تو میں نے اس کو تلوار ماری اور اس کا سر کاٹ کر پھینک دیا۔ میں نے گھوڑے سے نیچے اتر کر اس کا سر اٹھایا اور اس کا سامان اور اس کا گھوڑا لیا اور یہ سب لے کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سب مجھے ہی عطا کر دیا اور مجھے دعا دی۔ دو بار فرمایا: اللہ تجھ سے راضی ہو۔"

عتبہ کی نسل کے بچوں کے رباعیہ یا دانتوں کے بغیر جوان ہونے کی روایت

بعض سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص کی نسل سے جو بھی پیدا ہوتا تھا، اس کے دانت نہیں ہوتے تھے۔

وكان الذى كسر رباعيته عتبة بن أبي وقاص ومن ثم لو يولد من نسله ولد فيبلغ الحنث إلا وهو أبخر أي مكسور الثنايا من أصلها [1]

"جس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رباعیہ کو توڑا تھا، وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا۔ اس کی نسل میں اگر کسی لڑکے کا جنم ہوا اور بلوغت کو پہنچا تو وہ ابخر ہوتا تھا یعنی اس کے سامنے کے دانت جڑ سے ٹوٹے ہوتے تھے۔"

شرف المصطفیٰ میں ہے:

---

[1] القسطلانی، احمد بن محمد، ابو العباس، شہاب الدین (المتوفی: ۹۲۳ھ)، ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری، المطبعة الكبرى الاميرية، مصر، طبع: ہفتم، (۱۳۲۳ھ) ج:۵، ص:۹۵، رقم روایت: ۲۹۰۳

سمعت محمد بن يوسف الفريابي يقول: لقد بلغني أن الذين كسروا رباعية رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يولد لهم صبي فنبتت له رباعية، وعن السهيلي في الروض: لم يولد من نسل عتبة بن أبي وقاص- وهو الذي كسر رباعية رسول الله صلى الله عليه وسلم -ولد يبلغ الحلم إلّا وهو أهتم ❶

''میں نے محمد بن یوسف الفریابی کو کہتے سنا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رباعیہ دانت توڑے تھے، ان کے ہاں کوئی بھی بچہ جنم لیتا تو اس کے رباعیہ دانت پیدا نہیں ہوتے تھے۔ سہیلی نے الروض الانف میں نقل کیا ہے: عتبہ بن ابی وقاص، جس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رباعیہ کو توڑا تھا، کی نسل میں جو بھی لڑکا پیدا ہوتا تھا، وہ جب بلوغت کو پہنچتا تھا تو بے دانتوں کے ہوتا تھا۔''

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے احد کے دن ہی عتبہ کو قتل کر دینے کی روایت اور اس کی نسل سے بچوں کے دانتوں کے بغیر پیدا ہونے کی روایات میں کوئی تضاد نہیں۔ یقیناً غزوۂ احد میں شرکت سے پہلے وہ شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہوگا۔ عرب کلچر میں اوائل عمری کی شادی اور تعددِ نکاح اس بات کو موکّد کرتا ہے کہ اس کی غزوۂ احد سے پہلے متعدد اولادیں ہوں گی۔

لیکن ہمیں تین وجوہ سے سیرت نگاروں کی یہ بات راجح معلوم نہیں ہوتی ہے۔

① ظالم کی سزا اس کی ذات تک محدود ہوتی ہے اور نسلوں کو باپ کے گناہ کی سزا ملنا اصولِ شریعت کی روشنی میں راجح نہیں ہے۔

② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کے خلاف بددعا سے روک دیا گیا تھا، جیسا کہ اوپر روایت نقل کی گئی۔ اگر سزا ان کی نسلوں

---

❶ شرف المصطفیٰ، ج:۳، ص:۳۳

Scanned with CamScanner

دونوں فرشتوں (کراماً کاتبین) پر اس سے زیادہ اذیت دہ چیز نہیں ہے کہ وہ دونوں اپنے صاحب کے دانتوں میں کھانا پھنسا ہوا دیکھیں اور وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو۔‘‘

یہ حدیث ان الفاظ سے بھی روایت کی گئی ہے:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَبَّذَا الْمُتَخَلِّلُونَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا الْمُتَخَلِّلُونَ؟ مِنَ الْوُضُوءِ أَوْ تُخَلِّلُ بَيْنَ أَصَابِعِكَ وَأَظَافِرِكَ، وَالتَّخَلُّلُ مِنَ الطَّعَامِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ أَشَدَّ عَلَى الْمَلَكِ الَّذِي مَعَ الْعَبْدِ مِنْ أَنْ يَجِدَ مِنْ فِي أَحَدِكُمْ رِيحَ الطَّعَامِ [1]

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قابلِ تحسین ہیں خلال کرنے والے۔ لوگوں نے پوچھا: کون خلال کرنے والے؟ وضو میں (داڑھی کا) خلال کرنے والے یا اپنی انگلیوں میں خلال کرنے والے یا ناخنوں کے نیچے خلال کرنے والے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کھانے کے بعد دانتوں کا خلال کرنے والے، کیوں کہ بندے کے ساتھ موجود فرشتے کو اس سے زیادہ اذیت دہ چیز نہیں ہے کہ وہ تم میں سے کسی (کے منہ) میں کھانے کی بو پائے۔‘‘

داڑھوں کی صحت کے لیے خلال کرنے کا نبوی حکم

فردوس دیلمی کی روایت ہے:

[1] الزہری، عبید اللہ بن عبد الرحمن، القرشی، ابو الفضل البغدادی (المتوفی: ۳۸۱ھ)، حدیث الزہری، تحقیق: حسن بن محمد بن علی شبانۃ البلوط، اضواء السلف، الریاض، طبع: اوّل، (۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء) ص: ۴۵۶، رقم الحدیث: ۴۶۴

الاصبہانی، ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ (المتوفی: ۴۳۰ھ)، الطب النبوی، تحقیق: مصطفیٰ خضر دونمز الترکی، دار ابن حزم، بیروت، طبع: اوّل، (۲۰۰۶ء) ج: ۱، ص: ۳۸۶، رقم الحدیث: ۳۳۰، باب حفظ الاسنان بالتخلل من الطعام

مصادر ومراجع

- ابن ابی عاصم، احمد بن عمرو، ابو بکر (المتوفی: ۲۸۷ھ)، السنۃ، تحقیق: محمد ناصر الدین الالبانی، المکتب الاسلامی، بیروت، طبع: اوّل، (۱۴۰۰ھ)
- ابن الاثیر الجزری، المبارک بن محمد بن محمد (المتوفی: ۶۰۶ھ)، النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر، تحقیق: طاہر احمد الزاوی، محمود محمد الطناحی، المکتبۃ العلمیۃ، بیروت، (۱۳۹۹ھ)
- ابن الاعرابی، احمد بن محمد، ابو سعید، البصری الصوفی (المتوفی: ۳۴۰ھ)، معجم ابن الاعرابی، تحقیق: عبد المحسن بن ابراہیم بن احمد الحسینی، دار ابن الجوزی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، طبع: اوّل، (۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء)
- ابن الصلاح، عثمان بن عبد الرحمٰن، ابو عمرو (المتوفی: ۶۴۳ھ)، احادیث فی فضل الاسکندریۃ وعسقلان، مخطوط نُشر فی برنامج جوامع الکلم المجانی التابع لموقع الشبکۃ الاسلامیۃ، طبع: اوّل، (۲۰۰۴ء)
- ابن القَطَّاع الصقلی، علی بن جعفر، ابو القاسم (المتوفی: ۵۱۵ھ)، کتاب الافعال، عالم الکتب، بیروت، طبع: اوّل، (۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء)
- ابن الملقن، عمر بن علی، سراج الدین، ابو حفص (المتوفی: ۸۰۴ھ)، البدر المنیر فی تخریج الاحادیث والآثار الواقعۃ فی الشرح الکبیر، تحقیق: